CTV کی جرنلسٹ کو حضور انور ایدہ اللہ کا انٹرویو

☆ جرنلسٹ نے انٹرویو کے آغاز میں حضور انور کو ریجائنا میں خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد جرنلسٹ نے عرض کیا کہ حضور انور کا

ریجائنا میں پہلا دورہ ہے۔ اس حوالہ سے آپ ریجائنا میں جماعت کے پاس آکر کیسا محسوس کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ جانتی ہیں کہ افراد جماعت اپنے خلیفہ سے بہت پیار کرتے ہیں۔ یہی جذبات خلیفہ کے ان کے بارے میں ہیں۔ دونوں بہت لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے اگلا سوال کیا کہ یہ ریجائنا میں بننے والی پہلی مسجد ہے۔ آپ کے نزدیک اس مسجد کی کیا اہمیت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں بھی ہماری جماعت ہے وہاں ہمیں عبادت گاہ کی ضرورت ہوتی ہے اور اسلام میں عبادتگاہ کو مسجد کہتے ہیں۔ تو اب یہاں پر ہماری مسجد بن گئی ہے جہاں تمام احمدی مسلمان اکٹھے ہو کر باجماعت نماز ادا کرسکتے ہیں جو ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔ جب آپ کے پاس عبادت کی کوئی جگہ ہو تو آپ زیادہ منظم ہوسکتے ہیں۔ میں اسی لئے ہمیشہ کہتا ہوں کہ دنیا میں جہاں بھی احمدی ہوں، چاہے تھوڑی تعداد میں ہوں، وہاں مسجد ہونی چاہئے۔ یہ جماعت کو اکٹھا رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ سسکاچوان میں آپ کی جماعت کا اضافہ ہو رہا ہے۔ اور سسکاٹون میں بھی آپ کی جو مسجد بن رہی ہے وہ کینیڈا کی تیسرے نمبر پر بڑی مسجد ہوگی۔ اس بارہ میں حضور کے کیا تأثرات ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں جماعت کی تعداد بڑھنے کی وجہ اس صوبہ کے اچھے اقتصادی حالات تھے۔ مگر oil crises کے بعد علم نہیں کہ سسکاچوان کی پوزیشن اسی طرح ہے یا نہیں؟ بہر حال یہاں پر رہنے والے احمدیوں نے مختلف کام اور کاروبار شروع کئے ہیں۔ اب پتہ نہیں کہ اسی تیزی سے بڑھتے رہیں گے یا نہیں؟ لیکن اگر اقتصادی حالات اور تیل کی قیمتیں ملک میں نارمل ہوگئیں تو میرا خیال ہے کہ نوکریوں کے مواقع زیادہ ہوں گے اور مزید لوگ یہاں آئیں گے اور احمدیوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوگا۔ جیسا کہ اب یہاں چھوٹی موٹی انڈسٹری بھی شروع ہو رہی ہے جبکہ پہلے نہیں تھی۔

☆ جرنلسٹ نے انٹرویو کے آغاز میں حضور انور کو ریجائنا میں خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد جرنلسٹ نے عرض کیا کہ حضور انور کا

ریجائنا میں پہلا دورہ ہے۔ اس حوالہ سے آپ ریجائنا میں جماعت کے پاس آکر کیسا محسوس کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ جانتی ہیں کہ افراد جماعت اپنے خلیفہ سے بہت پیار کرتے ہیں۔ یہی جذبات خلیفہ کے ان کے بارے میں ہیں۔ دونوں بہت لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے اگلا سوال کیا کہ یہ ریجائنا میں بننے والی پہلی مسجد ہے۔ آپ کے نزدیک اس مسجد کی کیا اہمیت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں بھی ہماری جماعت ہے وہاں ہمیں عبادت گاہ کی ضرورت ہوتی ہے اور اسلام میں عبادتگاہ کو مسجد کہتے ہیں۔ تو اب یہاں پر ہماری مسجد بن گئی ہے جہاں تمام احمدی مسلمان اکٹھے ہو کر باجماعت نماز ادا کرسکتے ہیں جو ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔ جب آپ کے پاس عبادت کی کوئی جگہ ہو تو آپ زیادہ منظم ہوسکتے ہیں۔ میں اسی لئے ہمیشہ کہتا ہوں کہ دنیا میں جہاں بھی احمدی ہوں، چاہے تھوڑی تعداد میں ہوں، وہاں مسجد ہونی چاہئے۔ یہ جماعت کو اکٹھا رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ سسکاچوان میں آپ کی جماعت کا اضافہ ہو رہا ہے۔ اور سسکاٹون میں بھی آپ کی جو مسجد بن رہی ہے وہ کینیڈا کی تیسرے نمبر پر بڑی مسجد ہوگی۔ اس بارہ میں حضور کے کیا تأثرات ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں جماعت کی تعداد بڑھنے کی وجہ اس صوبہ کے اچھے اقتصادی حالات تھے۔ مگر oil crises کے بعد علم نہیں کہ سسکاچوان کی پوزیشن اسی طرح ہے یا نہیں؟ بہر حال یہاں پر رہنے والے احمدیوں نے مختلف کام اور کاروبار شروع کئے ہیں۔ اب پتہ نہیں کہ اسی تیزی سے بڑھتے رہیں گے یا نہیں؟ لیکن اگر اقتصادی حالات اور تیل کی قیمتیں ملک میں نارمل ہوگئیں تو میرا خیال ہے کہ نوکریوں کے مواقع زیادہ ہوں گے اور مزید لوگ یہاں آئیں گے اور احمدیوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوگا۔ جیسا کہ اب یہاں چھوٹی موٹی انڈسٹری بھی شروع ہو رہی ہے جبکہ پہلے نہیں تھی۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہم سنتے ہیں اور جانتے بھی ہیں جماعت احمدیہ کا شمار دنیا میں سب سے تیز ترقی کرنے والی جماعتوں میں ہو رہا ہے۔ آپ کے خیال میں اس کی کیا وجہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدیت کا کیا پیغام ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک وقت آئے گا جب مسلمان اصل اسلامی تعلیم کو بھول جائیں گے اور ان کے علماء انہیں گمراہ کریں گے اور قرآنی تعلیم کے غلط معنی کریں گے۔ ایسے وقت میں اصلاح کرنے والا آئے گا جو مسیح اور مہدی ہوگا۔ اور یہ خطاب اس آنے والے وجود کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے۔ تو ہم یہی پیغام پھیلاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مسلمان جب اپنے حالات دیکھتے ہیں، مسلمان علماء کے رویے اور کام دیکھتے ہیں کہ وہ کس طرح نفرت اور انتہاپسندی پھیلا رہے ہیں تو یہ سب دیکھ کر مایوس ہو جاتے ہیں۔ جب ہمارا پیغام سنتے ہیں تو انہیں پتا چلتا ہے کہ وہ شخص جس کے آنے کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا وہ آچکا ہے۔ اس طرح وہ حقیقی اسلام کو قبول کر لیتے ہیں جس پر آج صرف احمدی مسلمان ہی عمل پیرا ہیں۔

پھر دوسری طرف دوسرے مذاہب والے ہیں۔ عیسائی، ہندو اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی قبول کر رہے ہیں۔ بلکہ ایک کافی تعداد میں pagans بھی ہمارا پیغام قبول کر رہے ہیں جو پہلے لامذہب تھے لیکن ہمارا پیغام سن کر خدا پر ایمان لا کر اور مذہب کی ضرورت کو سمجھتے ہوئے احمدیت قبول کر لیتے ہیں۔ اس لئے اگر پیغام صحیح اور سچا ہے اور عقل کے بھی مطابق ہے تو جن کو عقل ہے وہ قبول کر لیتے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے اگلا سوال کیا کہ آج کل ہم خبروں میں امریکہ کے بارہ میں بہت سن رہے ہیں اور خاص کر آنے والے انتخابات اور اسلام اور مسلمانوں کی برداشت کے بارہ میں کافی باتیں ہو رہی ہیں۔ کینیڈا میں مسلمانوں اور اسلام کی برداشت کے حوالہ سے حضور کا کیا نقطہ نظر ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کینیڈا اپنے اندر برداشت کا مادہ رکھتا ہے۔ اس ملک میں مختلف قومیں، نسلیں اور ثقافتیں آباد ہیں۔ اس لئے ایک دوسرے کو قبول کرنا ہوگا ورنہ تو بہت فساد ہوگا۔ اور میرا نہیں خیال کہ کینیڈا ابھی اس فتنہ و فساد کو برداشت کرے گا۔ اس لئے ایک دوسرے کی عزت و احترام کرتے ہوئے اتحاد کے ساتھ رہنا لازمی ہے۔ ہر نسل اور مذہب کے گروہ کو دوسرے کی عزت کرنی ہوگی۔ اور یہ حکومت کی ڈیوٹی ہے کہ تمام لوگوں کو ان کی اس ذمہ داری کی طرف توجہ دلائے۔

☆ اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ حکومت یہ کس طرح کرسکتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب بھی کسی گروہ کے خلاف آوازیں اٹھیں تو انہیں وہیں روک دیں اور مسئلہ کو جڑ سے ختم کردیں ورنہ بہت پریشانیاں پیدا ہوں گی۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ "Love for All, Hatred for None" کی تعلیم پر بدقسمتی سے عمل نہیں ہوتا اور ویسے بھی یہ کہنا آسان ہے لیکن اس پر عمل مشکل ہے۔ اس لئے کچھ مسجدوں میں ابھی بھی شدت پسندی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس بارہ میں حضور کا کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدیوں کی مساجد میں ایسا نہیں ہوتا۔ یہ نعرہ احمدی مسلمانوں کا ہے اور وہی اسے پھیلا رہے ہیں نہ کہ باقی مسلمان۔ اسی لئے میں نے کہا تھا کہ جس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آنا تھا اسی کو اس پیغام کو پھیلانے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اور یہی نعرہ اور یہی پیغام ہم پھیلا رہے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ عمومی طور پر اسلام سے کیا امید رکھتے ہیں اور کیا دیکھنا چاہتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دینی جماعتیں یا مذاہب اپنے مقاصد فوری طور حاصل نہیں کرسکتے۔ یہ آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہیں اور پھیلتے ہیں۔ جماعت احمدیہ بھی اسی طرح پھیل رہی ہے۔ اگر آپ افریقہ جائیں تو دیکھیں گے کہ کس طرح جماعت بڑھ رہی ہے اور لاکھوں لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہ لوگ کسی ذاتی مفاد کی خاطر نہیں داخل ہو رہے بلکہ اس احساس سے داخل ہو رہے ہیں کہ یہی صحیح دین ہے اور اسے ماننا ضروری ہے۔ اور یہی اسلام کا اصل اور حقیقی پیغام ہے جو جماعت احمدیہ دے رہی ہے۔ قرآن کریم کا پیغام اگر دو جملوں میں دیا جائے تو یہی بنتا ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کے حقوق ادا کرنا اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنا۔ اگر یہ دونوں ذمہ داریاں پوری ہو رہی ہوں تو پھر ایک جملہ میں یہی بنتا ہے "Love for All, Hatred for None"۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مسلمان جب مغربی ممالک میں آتے ہیں تو ان کے لئے اپنے عقائد اور ثقافت کی وجہ سے مقامی لوگوں میں integrate ہونا آسان نہیں ہوتا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کے نزدیک integration کیا ہے؟ کیا integration کا مطلب ہے کہ اپنے دین یا اپنی ثقافت کو چھوڑ دینا چاہئے؟ جو چینی لوگ یہاں رہتے ہیں کیا وہ اپنی ثقافت چھوڑ دیتے ہیں؟ یا کبھی سکھ کمیونٹی نے اپنی ثقافت یا زبان چھوڑی ہے؟ یا یہاں پر رہنے والے فلپینی یا ہندوؤں نے اپنا مذہب اور ثقافت ترک کر دیا ہے؟ اگر ان لوگوں نے اپنی روایات اور ثقافت نہیں ترک کی تو پھر

مسلمانوں سے ان کی ثقافت اور مذہب چھوڑنے کا کیوں کہا جائے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دو چیزیں ہیں۔ ایک تو ثقافت اور دوسرا مذہب۔ اگر آپ کا مذہب کہے کہ یہ مردوں کے لئے اور یہ عورتوں کے لئے حدود ہیں تو اس میں کیا مسئلہ ہے؟ میں پریس والوں کو ہمیشہ یہی کہتا ہوں کہ اگر integration سے یہ مراد ہے کہ عورت کے لئے حجاب نہیں ہونا چاہئے اور حکومت قانونی طور پر حجاب پر پابندی لگادے تو یہ integration نہیں بلکہ اس طرح تو آپ مذہبی حقوق کو ختم کرنے کو کوشش کر رہے ہیں۔ اگر سکھوں کی پگڑی اتروا دیں تو کیا یہ اچھا ہوگا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر integration کا مطلب یہ ہے کہ ملک کے لئے محنت سے کام کیا جائے اور اپنی تمام صلاحیتوں کو ملک کے مفاد کے لئے استعمال کیا جائے، ہمیشہ ملک کے قانون کی پابندی کی جائے، جس ملک میں رہتے ہیں اس ملک سے محبت کی جائے تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا تھا کہ ملک سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ تو اصل integration یہی ہے نہ کہ زبردستی عورتوں کے سروں سے حجاب اتروایا جائے یا سکھوں کی پگڑی اتاردی جائے یا حکومت لوگوں کے لباس کے بارہ میں قانون پاس کرتی پھرے۔ اس لئے کسی سے اس کے مذہب پر عمل کرنے کے حق کو چھینا نہیں جاسکتا۔ جہاں تک دین کا تعلق ہے تو آپ اس میں آزاد ہیں۔ ورنہ مذہبی آزادی ختم ہوجائے گی۔ اگر آپ لوگ ایسا کریں گے پھر تو پاکستانی حکومت کی طرح ہو جائیں گے جس نے احمدیوں کی مذہبی آزادی سلب کی ہوئی ہے۔

اس وقت جو Trump چاہتا ہے وہی پاکستان میں مولانا فضل الرحمان چاہتا ہے۔ اس لئے Trump اور مولانا فضل الرحمان میں کوئی فرق نہیں۔ یہ لوگوں کے حقوق غصب کرنا چاہتے ہیں۔

☆ اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ Trump جو اپنی انتخابی مہم میں دعوے کررہا ہے ان کے بارہ میں آپ کا خیال ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وہ جیت جاتا ہے تو ایسا نہیں کرے گا جو وہ کہہ رہا ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اگر وہ ان باتوں پر عمل کرتا ہے تو اس سے فتنہ وفساد ہی ہوگا۔